© rasailojaraid.com

ادبیات

از سعید احمد اکبرآبادی

حبشی کی اذاں اور تھی ہندی کی اذاں اور

ہوتی ہے مری آہ بھی اب اُن کو گراں اور
اے دردِ نہاں اور نہاں اور نہاں اور

وہ چشم کہاں اور کہاں نرگسِ شہلا
اک جامِ تہی اور ہے اک رطلِ گراں اور

گلبانگ ظفر دہ، یہ فقط نالۂ ناکام
حبشی کی اذاں اور تھی ہندی کی اذاں اور

آتی ہے بہت دور سے آواز سی انکی!
باقی ہے محبت کا یہی ایک نشاں اور

احباب کریں فکر نہ بیتابئ دل کی
وہ آگ بجھاتے ہیں تو اٹھتا ہے دھواں اور

یہ جلوہ گہ ناز ہے یا محفلِ ماتم
ہم چاک گریباں ہیں تو ہیں اشک فشاں اور

ہر چند کہ دلچسپ تھی اپنی بھی حکایت
پر دے گئی کچھ لطف حدیثِ دگراں اور

ہر اشک بیانِ دلِ مجبور ہے لیکن
اشکِ سرِ مژگانِ حسیناں کی زباں اور

وہ حسن گلو سوز و دل آویزی گفتار
جیسے کہ کھلا چاند ہو اور آبِ رواں اور

ہر ذرۂ صحرا ہے امیں رازِ چمن کا
اربابِ جنوں کا علم و تاج و نشاں اور

کیا کوئی سمجھتا خلشِ غم کی حقیقت
اِک زخمِ عیاں ہے تو ہیں کچھ داغِ نہاں اور

واماندگیِ اہلِ تمنا برہِ شوق
جو جانِ جہاں تھا وہ بنا دشمنِ جاں اور

گل مست مئے خواب ہیں اے بلبلِ نالاں
ایجاد کر اک برق فگن طرزِ فغاں اور

ہم کہتے ہیں محبوب کہ اے لذتِ آزار
اب ہونے لگا ظلم انھیں رنجِ گراں اور

کیا غم جو لٹا گلشنِ دیرینہ سعید اب!
دنیا میں چمن اور بھی ہیں باغ و جناں اور

© rasailojaraid.com